© rasailojaraid.com

امسال بھی اُسی ڈرامے کا اعادہ کیا گیا۔ ۹، ۱۰، ۱۱ نومبر ۱۹۹۰ء کو خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی ڈی سی جھنگ سے اجازت حاصل کر لی، جبکہ ۱۶، ۱۷، ۱۸ نومبر کو مجلس انصار اللہ کے اجتماعات کا اعلان کر دیا۔ مُبلّغ احرار مولانا اللہ یار ارشد نے فوراً حکام بالا سے رابطہ قائم کیا اور انہیں اِس ڈرامے سے آگاہ کرنے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے جذبات اور بے چینی و اضطراب سے بھی مطلع کیا۔ انتظامیہ نے حسبِ روایت اِس مسئلہ کو اہمیت نہ دی اور مولانا کو قائل کرنے کی کوشش کی کہ مرزائی کھیل کود کے تفریحی پروگرام کرنا چاہتے ہیں اور انتظامیہ نے سُنی اَن سُنی کر دی۔ بالآخر، نومبر کو قادیانیوں نے اپنا مکمل تبلیغی پروگرام چھاپ کر تقسیم کیا تو حکام کی آنکھیں کُھلیں —— مولانا اللہ یار ارشد اور مجلسِ احرارِ اسلام کے کارکنوں کی شبانہ روز محنت سے انتظامیہ نے تمام اجازت نامے منسوخ کر کے دفعہ ۱۴۴ کے ذریعہ اجتماع پر پابندی عائد کر دی۔ مرزائیوں کو اِس اِقدام سے جو ذِلّت و رُسوائی اُٹھانی پڑی وہ اب اُن کا مقدر ہے۔ اور یہ نتیجہ ہے جھُوٹ، فریب، اور دھوکہ دہی کے قبیح کاروبار کا۔ مجلسِ احرارِ اسلام ربوہ کے کارکن اور مولانا اللہ یار ارشد مُبارکباد کے مستحق ہیں، جو دینِ حق، عقیدۂ ختم نبوۃ اور ناموسِ رسالت کے تحفظ کے لئے بے خوف و خطر جدوجہد کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اخلاص اور کامیابی عطا فرمائے۔

دیبلِ تعصب

پروفیسر عنایت علی خان

داہری لٹیروں نے 'عصرِ نو کے طوفاں میں ' دہریت کے ساحل پر
نسلِ نو کی دانش کے قافلے کو جُل دے کر '
دیبلِ تعصب میں قید کر کے ڈالا ہے
عقل کی توانائی ' حوصلوں کی جولانی
ذہن کے الاؤ میں ' اس طرح سے جلتی ہے ' جیسے بجھ نہ پائے گی
راکھ ہو کے مانے گی
جو بھی ابنِ قاسم کی عظمتوں کے وارث ہیں ' حکمتوں کے وارث ہیں
ان کو آگے بڑھنا ہے
نفرتوں کے صحرا کی ' غیریت کی وادی کی ' راہ مختصر کر کے
آج اِک نیا دیبل منتظر ہے پھر ان کا '
ان کو آگے بڑھنا ہے ' منجنیقِ فن لے کر
منجنیق کے پتھر ' عزم و الفت و ایثار ' پھر سے جمع کرنے ہیں
پتھروں کی بارش سے ' دیبلِ تعصب کا ہر نشاں گرانا ہے
داہری ٹھکانوں سے ' تنگ قید خانوں سے
نسلِ نو کی دانش کو
بازیاب کرنا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نامے میرے نام

مکرمی۔ السلام علیکم

ماہنامہ "حق چار یار" آپ کی نظر سے گزرتا ہوگا۔ چکوال کے سبائی فرقہ کے مدار المہام قاضی مظہر حسین صاحب خلطِ مبحث میں کمال دسترس رکھتے ہیں۔ انہوں نے حضرت قاضی شمس الدین صاحب کے تحقیقی و مدلل مقالہ کا جواب دینے کی بجائے تمام بحث سمیٹ کر "یزید" کی ذات پر توجہ مرکوز کر دی ہے۔

قاضی مظہر حسین صاحب سے بحث کا آغاز جن امور پر ہوا وہ قطعی مختلف ہیں۔

(1)۔ بھوئی گاڑ میں حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ کی تقریر۔ جس میں خلیفۂ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بے رحم ناقدین پر جرح و گرفت کی گئی تھی۔ "یزید" موضوع بحث نہیں تھا۔

(2)۔ مخدوم پور میں چکوال کے سبائی فرقہ کے بغل بچوں کی طرف سے مولانا سید عطاء المحسن بخاری کے خلاف جھوٹے اور بے بنیاد الزامات پر مشتمل پمفلٹ کی اشاعت اور ملک بھر کے دینی حلقوں میں اس کی تقسیم۔ اس پمفلٹ میں نسبتوں کے بیوپاریوں، شرعی برہمنوں اور مسلک علماء دیوبند کے تاجروں نے کذب و افتراء کا وہ طومار باندھا کہ عیاذاً باللہ۔

حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ نے "سیدنا معاویہ اور ان کے بے رحم ناقدین" کے عنوان سے ایک تحقیقی مقالہ سپردِ قلم کیا جو نقیب ختم نبوت میں چار اقساط میں شائع ہوا۔

حضرت مولانا قاضی محمد شمس الدین صاحب نے مخدوم پوری سبائیوں کے پمفلٹ کا جواب لکھا اور وہ بھی نقیب میں شائع ہوا۔

قاضی مظہر حسین صاحب نے اب تک "حق چار یار" میں جواباً جو کچھ لکھا ہے وہ محض قلم کی مستی ہے۔ اس میں مذکورہ بالا دونوں مقالوں میں پیش کئے گئے۔ دلائل و براہین کو نہ تو وہ رد کر سکے اور نہ ہی کسی حوالہ کو جھٹلا سکے۔ انہوں نے دلائل و براہین سے صرف نظر کر کے "یزید یزید" ---- کا واویلا شروع کر دیا۔ جو ان کی مسلمہ جہالت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اہل سنت والجماعت کا ان سے اختلاف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تنقید کے مسئلہ پر ہے۔ قاضی مظہر صاحب اہلِ سنت کے لبادے میں سبائیوں کے افکار و نظریات کی ترویج و اشاعت میں مصروف ہیں اور مال علماء دیوبند کے نام پر ہڑپ کر رہے ہیں۔ دراصل قاضی صاحب اہل سنت والجماعت میں سبائیوں کی باطنی تحریک کا رول ادا کر رہے ہیں۔ خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر تنقید کرتے ہوئے انہیں شرم دامن گیر نہ ہوئی۔ وہ سیدنا معاویہ رضؓ کی سیاست کو غلط کہتے ہیں جبکہ قاضی صاحب کا اپنا سیاسی کردار انتہائی بھیانک مکروہ اور مجروح ہے۔

88ء کے انتخابات میں قاری جاوید اقبال صاحب نے سردار محمد حیات ٹمن کے بیٹے سردار منصور حیات اور چکوال کے سردار غلام عباس و فوزیہ بہرام کے خلاف الیکشن لڑا۔ انہیں 1352۔ ووٹ ملے۔ مولویوں نے ان کی بھرپور مخالفت کی۔ قاری صاحب آج کل جمعیت علماء اسلام (فضل الرحمن گروپ) کے ضلعی صدر ہیں۔

ایک جلسہ میں حافظ عبدالرحمن قاسمی صدر جمعیت علماء (درخواستی گروپ) نے اُن کی حمایت کی لیکن پھر فوزیہ بہرام کی کشش سے بے بس ہوکر اس کی زلف گرہ گیر کے اسیر ہو کر رہ گئے۔

قاضی مظہر حسین صاحب نے بھی فوزیہ بہرام کی حمایت کی تھی۔ ... امیدوار سردار غلام عباس (پی پی

© rasailojaraid.com